سوال

(558) اسلامی القاب

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہم حضرت محمد رسول اللہ کے لیے ﷺ، حضرت موسیٰ عیسیٰ یا کسی دوسرے پیغمبر کےلیے علیہ السلام، حضرت ابو بکر صدیق، خلفائے راشدین یا صحابہ کرام میں سے کسی کےلیے رضی اللہ عنھم، حضرت علی بن ابی طالب کےلیے کرم اللہ وجہہ کہتے ہیں اس طرح تشہد اول میں کہتے ہیں السلام علینا و علی عباد اللہ الصالحین ۔ سوال یہ ہے کہ مذکورہ بالا شخصیتوں کے ناموں کے ساتھ مذکورہ دعائیہ کلمات کے التزام کے بارے میں کیا حکم ہے ؟ کیا کسی نیک مسلمان کےلیے بھی رضی اللہ عنہ کے الفاظ استعمال کیے جاسکتے ہیں یا نہیں اور کیوں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نبی ﷺ کےلیے صلوۃ وسلام کے حکم آیا ہے ، اس لیے اس حکم کی اطاعت کےلیے ضروری ہے آپ کے اسم گرامی کے ساتھ ہم صلی اللہ علیہ وسلم کہیں، دیگر تمام رسولوں کےلیے بھی ان الفاظ کا استعمال جائز ہے' دیگر رسولوں کےلیے اگر صرف سلام ہی پر اکتفاء کرلیا جائے تو یہ بھی جائز ہے' ملائکہ اور انسانوں کےلیے بھی ﷺ کے الفاظ استعمال کیے جا سکتے ہیں کیونکہ نبی ﷺ فرمایا تھا :

«اللھم صل علی آل ابی اوفی» صحیح البخاری، الزکاۃ، باب صلاۃ الامام ودعائۃ لصاحب الصدقۃ۔ الخ، ح : 1497 وصحیح مسلم، الزکاۃ، باب الدعاء لمن اتی بصدقۃ، ح : 1078)

لیکن اسے عادت نہ بنایا جاے ۔ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کےلیے اللہ تعالی نے فرمایا ہے لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ ١٨ ... سورة الفتح" لہذا ہم بھی اس طرح کہیں کے جیساکہ اللہ تعالی نے یہ الفاظ استعمال فرمائے ہیں' صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کے علاوہ دیگر نیک لوگوں مثلا ائمہ کرام وغیرہ کےلیے بھی ان کا استعمال جائز ہے یہ سب دعا ئیہ کلمات ہیں ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کےلیے بطور خاص کرم اللہ وجھہ کے الفاظ کے استعمال کی کوئی دلیل نہیں ہے، ان الفاظ کو صرف رافضہ استعمال کرتے تھے لیکن اسعبارت کو درسروں کے حق میں استعمال کرنا بھی جائز ہے، جب کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کےلیے بھی باقی صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی طرح رضی اللہ عنہ کے الفاظ استعمال کرنا ہی افضل ہے رضی اللہ عنھم ۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص425

محدث فتویٰ